OPEN ACCESS
ABHATH
(Research Journal of Islamic Studies)
Published by: ***Department of Islamic Studies, Lahore Garrison University, Lahore.***

ISSN (Print) : 2519-7932
ISSN (Online) : 2521-067X
April-June-2022
Vol: 7, Issue: 26
Email:abhaath@lgu.edu.pk
OJS:https://ojs.lgu.edu.pk/index.php/abhath/index

اصلاح قلب اور اسلام کا روحانی نظام۔ایک تجزیاتی مطالعہ

Reformation of the Heart and the Spiritual System of Islam:an Analytical Study

Imtiaz Bagum
PhD reaserch scholer, Department of Quran and Sunnah, University of Karachi:
Imtiaz.javed.ij@gmail.com
Zeenat Haroon
Chairperson, Department of Quran and Sunnah, University of Karachi:
dr.zeenat@uok.edu.pk

Abstract:
Heart is the central unit of human being, physically as well as spiritually. Physically, if the heart stops functioning, the chain of human life is cut off. Subsequently if the heart is spiritually sick, human being becomes the source of destruction and devastation for the whole society. This is the reason that cleansing of the heart has been declared as the basis of morality in the Islamic code of conduct. In this article, the condition and character of the heart is discussed in the light of Quran and Hadees e Nabwi ﷺ. Moreover, the article talks about how cleansing and correction of the heart is crucial to achieve high morality. Through numerous examples it has been proven that the purpose of spiritual system, which is made up of the love of God, the love of prophet ﷺ and piety, is the cleansing of the heart, because heart is the only organ in human system which has the strength and ability to absorb the enlightenment and the manifestation of God. Worship also achieves the status of acceptance if they are based on sincerity and good intentions. The source of sincerity and good intentions is also a pure and clean heart. We require the cleansing of the heart to make the society into a better place.

Keywords: *Spiritual System, Purification of Heart, Islamic Code of Conduct*

انسانی وجود میں دل کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ ظاہراً بھی باطناً بھی، ظاہری طور پر دل کام کرنا بند کردے تو انسانی حیات کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے۔ اور باطناً اگر دل بیمار ہو جائے تو انسانی وجود ماحول کی تباہی وبربادی کا باعث بننا شروع ہو جاتا ہے۔ اسلئے اصلاحِ قلب کو اسلامی ضابطہ اخلاق کی اساس قرار دیا گیا ہے۔ اس آرٹیکل میں قرآن پاک اور احادیثِ نبوی ﷺ کی روشنی میں قلب کے کردار اور اس کی کیفیات کو بیان کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ یہ واضح کیا گیا ہے کہ اخلاقِ حسنہ کے لئے صفائے قلب، اصلاحِ قلب کس قدر ضروری ہے۔ مثالوں سے واضح کرنے کے ساتھ ساتھ یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ روحانی نظام جو محبتِ الٰہی، عشقِ رسول ﷺ، اور تقویٰ وذکر پر مشتمل ہوتا ہے اس کی غایت ومقصود اصلاحِ قلب ہے۔ کیونکہ قلب ہی وہ عضو ہے جو اللہ کے انوار و تجلیات کو اپنے اندر جذب کرنے کی قوت وصلاحیت رکھتا ہے۔ عبادات بھی درجہ قبولیت کو تب پہنچتی ہیں جب ان کے پیچھے بھی اخلاص اور حسن نیت ہوتی ہے۔ اور اخلاص وحسن نیت کا منبع بھی پاکیزہ، صاف قلب ہوتا ہے۔ معاشرے میں اسلامی ضابطہ اخلاق کی ترویج کے لئے اصلاحِ قلب کی ضرورت ہے۔

اصلاحِ قلب اسلام کے ضابطہ اخلاق کی اساس اور روحانی نظام کی غایت ومقصود ہے۔

اسلام ایک متوازن، قابلِ عمل اور مکمل نظامِ حیات ہے جو زندگی کے ہر شعبے سے متعلق انسانوں کی رہنمائی کرتا ہے۔ ہر انسان معاشرے کا رکن ہے۔ معاشرہ انفرادی رنگوں کو سمیٹ کر اجتماعیت میں دکھاتا ہے۔ فکر وعمل کا ہر زاویہ انسانی شخصیت کے باطن یعنی قلب سے ہی ملتا ہے۔ اگر قلب کی اصلاح اور تطہیر کی گئی ہو تو محبتِ حقیقی کی خوشبو گفتار وکردار کے ذریعے ماحول کو معطر کردیتی ہے۔ قلب کا لفظی معانی 'دل' ہے۔

"تاریخِ اسلام کے بزرگانِ دین کے احوال وآثار کا بغور مطالعہ کیا جائے تو ان کی تمام تر عبادتوں، ریاضتوں کی غایت اور محنتوں کا ماحاصل قلب وباطن کی صفائی کا حصول ہوتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ صفائے قلب وباطن ہی اصل تصوف وطریقت ہے۔ یہی مدعائے تقویٰ یہی حاصلِ زندگانی اور کمالِ بندگی ہے"۔(1)

انسانی وجود میں ظاہری طور پر بھی دل کو بڑی مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ دل کام کرنا بند کردے تو حیاتِ انسانی منقطع ہو جاتی ہے۔ دل دو ہزار گیلن خون ساٹھ ہزار میل طویل رگوں میں بھیجتا ہے۔ پھر خود صرف گیارہ فیصد خون استعمال کرتا ہے اور باقی خون انسانی جسم کے دیگر اعضاء کو دے دیتا ہے جس کی وجہ سے وہ اعضاء کام کرتے ہیں گویا

---

1 عبد اللطیف خان، اسلام روحانیت اور فکر اقبال، ص390، لاہور، ضیاء القرآن پبلی کیشنز 2008ء

Abdul Latīf khan, Islam and spirituality and *Fikar-e-Iqbal*, page 390 Lahore, Zia ul Quran publications 2008

دل ایثار کرتا ہے اور جسمِ انسانی پر اپنا اثر اور اپنی حاکمیت کو قائم کرتا ہے۔ یہاں تک کہ دماغ بھی اس کا محتاج و مطیع نظر آتا ہے۔

آج معاشرے میں ہر معاملے میں افراط و تفریط کے باعث امراضِ قلب بھی بڑھ گئے ہیں۔ جن میں بلڈ پریشر، ہارٹ اٹیک، ڈپریشن وغیرہ قابلِ ذکر ہیں اور ان امراض کا بڑا سبب فسادِ قلب یعنی منفی سوچ ہے جس میں تعمیر کی جگہ تخریب، امید کی جگہ مایوسی، محبت کی بجائے نفرت، عداوت، حسد، اور دشمنی ہے جس سے دل مردہ اور بیمار ہوتا چلا جاتا ہے۔

حکیم محمد سعید صاحب لکھتے ہیں:

"کیا قلب کا کوئی بھی مرض خالی از روحانیت ہو سکتا ہے؟ بحث و فکر کا یہ میدان نہایت عجیب ہے مگر غریب نہیں۔ بحیثیت طبیب میں یہ رائے رکھتا ہوں کہ قلب کا کوئی جسمانی مرض سبب روحانیت سے خالی نہیں ہو سکتا، امراضِ قلب پیدا ہی اس وقت ہوتے ہیں کہ جب روحانی طور پر قلب ملول ہو جایا کرتا ہے"(2)

یہ روحانی طور پر قلب کا ملول ہونا ظاہراً اور باطناً انسان کے لئے مہلک ثابت ہوتا ہے۔ میرا موضوع ہے اصلاحِ قلب اسلام کے ضابطہ ءاخلاق کی اساس اور بنیاد ہے۔ بنیادیں مضبوط ہوں تو عمارتیں مضبوط ہوتی ہیں اور اگر بنیاد کمزور ہو تو ڈھانچہ کمزور ہو کر زمیں بوس ہو جائے گا۔

اسلام نے بامقصد زندگی گذارنے کے آداب و اصول اور طریقے عطا کئے ہیں۔ اگر زندگی کے شب و روز میں اصلاحِ قلب کے بعد اخلاص کا نور عطا ہو جائے تو کھانا پینا، سونا جاگنا، ملنا ملانا، ہنسنا رونا سب بندگی و عبادت ہے۔ اور اگر قلب کی اصلاح نہ ہو تو نماز، روزہ تک شرفِ قبولیت سے محروم رہ جاتے ہیں۔ قلب دنیا سے بے نیاز ہو جائے تو زہد و ورع حاصل ہوتا ہے۔

ابو یحییٰ زکریا انصاری نے زہد کے معنی یوں بیان کئے ہیں:

"هو الاعرض بالقلب عن الدنيا وهوراس كل طاعة لانه ضد حب الدنياالذى هوراس كل خطيئة"

---

2 خالد غزنوی، ڈاکٹر، دل کی بیماریاں اور علاجِ نبوی ﷺ، جلد6، ص8، لاہور، الفیصل ناشران، 2011ء

Khalid Ghaznavi, Dr., Sickness of Heart and ‘Ilāj e Nabvi ﷺ, Volume 6, Page 8, Lahore, Alfaseel Nashiraan 2011

زہد دنیا سے قلبی اعراض کو کہتے ہیں اور یہ ہر طاعت کی اصل ہے کیونکہ یہ حب دنیا کی ضد ہے جو ہر خطا و گناہ کی جڑ ہے۔(3)

خواجہ شمس الدین عظیمی لکھتے ہیں:

"انسان تقریباً 12 کھرب کل پُرزوں سے بنی ہوئی مشین ہے۔کچھ پرزے حواس بناتے ہیں کچھ پرزے جذبات پیدا کرتے ہیں اور کچھ پرزے جذبات کی تکمیل کراتے ہیں۔سلسلہ نقشبند میں مراد مرید کو سامنے بٹھا کر توجہ کرتا ہے اور مرید کا قلب جاری ہو جاتا ہے۔ہر وقت دل کی نگرانی کرتے رہنا چاہیے کہ اس میں کوئی وسوسہ داخل نہ ہونے پائے"۔(4)

قلب کی اصلاح کے لئے صوفیاء قلب کا مراقبہ کراتے ہیں۔

قرآنِ مجید کی روشنی میں قلب کا کردار:

قلب عربی زبان کا لفظ ہے جو قرآنِ پاک میں بمعنی دل متعدد مقامات پر ذکر کیا گیا ہے اللہ رب العزت نے قرآنِ پاک میں دل کے لئے "قلب، فواد، افئدہ اور نفس" کا لفظ استعمال فرمایا ہے(5)

1-کسبت قلوبکم:

کسب کا لفظ اعمال کی کمائی کے لئے استعمال ہوتا ہے انسان اپنے اعمال کا ذمہ دار ہے۔اور روزِ محشر اسے حساب کتاب سے گذرنا ہو گا اللہ پاک نے سورۃ البقرۃ میں ارشاد فرمایا:

"وَلَٰكِن يُؤَاخِذُكُم بِمَا كَسَبَتْ قُلُوبُكُمْ"۔(6)

اللہ تعالیٰ مؤاخذہ کرے گا جو تمہارے دلوں نے کمایا۔

---

3 محمد امین الحسنات، ماہنامہ ضیائے حرم، جلد 39، اکتوبر، لاہور، ضیاء القرآن پبلی کیشنز 2008ء

Muhammad Amīn al-Hasnāt, Monthkly Zia e Haram, Volume 39, October, Lahore, Zia ul Quran publications 2008

4 شمس الدین عظیمی، احسان و تصوف، ص 195، ملتان، بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی، 2012ء

Shams ud Din Azīmī, ʻĪhsān o Tasaawuf, Page 195, Multaan, Baha ud din Zakariya University, 2012

5 عبدالرحمٰن کیلانی، مترادفات القرآن، لاہور، مکتبۃ الاسلام، 2012ء

Abdul Rehman Kēlāni, Mutaradifāt ul Qur'an, Lahore, Maktabat ul Islam, 2012

6 القرآن: 225:2

Al Qur'an 2:225

یعنی اس آیت مبارکہ سے واضح ہوتا ہے کہ دل اپنے اعمال و افعال میں باطناً آزاد ہے اور ذمہ دار بھی ہے۔ دلوں کی کمائی جس پر مؤاخذہ، پوچھ گچھ، حساب کتاب اُسی کا ہو گا جس کو اختیار و طاقت عطا ہوئی ہو۔ مجبور محض سے پوچھ گچھ نہیں کی جاتی۔ گویا دل اختیار بھی رکھتا ہے۔ طاقت بھی رکھتا ہے اور ایک دن اُسے اللہ کی بارگاہ میں اپنے اعمال کی جوابدہی کا سامنا بھی ہو گا۔

جس طرح سورۃ الاسراء میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا"-(7)

بے شک کان، آنکھ اور دل، ان میں سے ہر ایک سے باز پرس ہو گی۔

مندرجہ بالا آیت مبارکہ میں "دل" کے لئے "فواد" کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ اور جوابدہی، باز پرس کا ذکر ہوا ہے۔ جس طرح کان آنکھ سے باز پرس ہو گی اسی طرح دل سے بھی پوچھ گچھ کی جائے گی کہ تم نے اپنا کردار کس طرح ادا کیا۔

2-دل سوچتا سمجھتا ہے:

ہماری جدید دنیا کے ذرائع یہ کہتے ہیں کہ سوچنے سمجھنے کا کام دماغ کا ہے۔ مگر قرآن پاک کی رو سے دل بھی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

سورۃ الاعراف میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"لَهُمْ قُلُوبٌ لَا يَفْقَهُونَ بِهَا"-(8)

وہ دل رکھتے ہیں مگر وہ ان سے حق کو سمجھ نہیں سکتے۔

اور اِسی آیتِ مبارکہ کے آخر میں فرمایا:

"أُولَئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ ۚ أُولَئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ"- (9)

چوپائیوں سے زیادہ گمراہ، وہی لوگ ہی غافل ہیں۔

---

[7] القرآن: 36:17

Al Qur'an 17:36

[8] القرآن: 179:7

Al Qur'an 7:179

[9] القرآن: 179:7

Al Qur'an 7:179

اب ان الفاظ پر غور کریں تو پتہ چلتا ہے کہ جو دل سے سوچنے سمجھنے کا حقیقیت میں کام نہیں لیتے، حق کو سمجھ نہیں پاتے یعنی ان کے دلوں پر ایسے حجابات اور ایسی تاریکیاں آجاتی ہیں کہ حق کی معرفت سے محروم ہو کر جانوروں، چوپائیوں سے زیادہ گمراہ اور غفلت کا شکار ہو جاتے ہیں۔

3-دل کا بینائی سے محروم ہونا:

سورۃ الحج میں ارشاد ربانی ہے:

" فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلَكِن تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ "(10)

آنکھیں اندھی نہیں لیکن وہ دل اندھے ہو جاتے ہیں جو سینوں میں ہیں۔

دیکھنے کا کام آنکھ کا ہے دل کا نہیں، یہاں دل کے اندھا ہونے سے مراد 'بصارت' سے محرومی نہیں بلکہ 'بصیرت' سے محرومی ہے۔ ظاہری، مادی حوالے سے آنکھیں دیکھنے کا کام کر رہی ہیں مگر باطنی، جوہری اعتبار سے دل سیاہ اور تاریک ہو گیا جس طرح آنکھوں پر سیاہ پٹی رکھ دیں تو کچھ نظر نہیں آتا اسی طرح قلب کی اصلاح اس کے تصفیہ پر توجہ نہ دی جائے تو دل پر سیاہ پردہ چھا جاتا ہے۔

علامہ اقبال نے اسی لئے فرمایا کہ:

دل بینا بھی کر خدا سے طلب آنکھ کا نور دل کا نور نہیں

اصلاحِ قلب کے بعد قلب کی کیفیات قرآن پاک کی رو سے:

1-قلب سلیم:

"إِذْ جَاءَ رَبَّهُ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ" (11)

قلب کی اصلاح و درستگی اور صفائے قلب و باطن کی ایک صورت قلبِ سلیم ہے جس دل سے دنیا کی لذتوں کی محبت نکل جائے۔ اس میں اللہ اور اللہ کے محبوب کی محبت کی روشنی و نور آجائے وہ قلب پاکیزہ اور منور ہو جاتا ہے۔ یہ انبیاء کے قلوب ہیں ایسے قلوب کے حامل افراد کو سلیم الفطرت کہا جاتا ہے جو ہمہ وقت خیر اور بھلائی کے کاموں میں مصروف ہوتے ہیں۔

---

[10] القرآن:46:22

Al Qur'an 22:46

[11] القرآن: 84:37

Al Qur'an 37:84

2- قلبِ منیب:

اللہ کے نیک بندے جو خوفِ خدا رکھتے ہیں اور ہر حال میں اپنے رب کی طرف رجوع کرتے ہیں ان کے لئے اللہ پاک نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَاءَ بِقَلْبٍ مُنِيبٍ" (12)

جو رحمان سے بن دیکھے ڈرتا رہا اور رجوع و انابت والا دل لے کر حاضر ہوا۔

خشیتِ الٰہی وہ طاقتور محرک ہے جو دل کی اصلاح کر دیتا ہے۔ مخلص، اطاعت گذار ڈرنے والے پر آزمائشیں اور مصائب و آلام آ بھی جائیں تو بھی دل کی حالت نہیں بدلتی۔ ایسے لوگ جو آنکھوں کو جمالِ غیر اور دل کو خیالِ غیر سے محفوظ رکھتے ہیں۔ غلطی و گناہ سرزد ہو جائے تو ندامت کے آنسو رکتے نہیں، بار بار توبہ کرتے ہیں اللہ پر توکل رکھتے۔

3- تزکیہء نفس:

نفس کا تزکیہ بھی صفائے قلب سے مشروط ہے۔ قرآن مجید میں ہے:

"قَدْ أَفْلَحَ مَن زَكَّاهَا" (13)

کامیاب ہوا وہ شخص جس نے نفس کا تزکیہ کر لیا۔

حقیقی کامیابی و فلاح نفس کے تزکیہ سے مشروط ہے اور تزکیہ نفس اصلاح قلب سے ہی ممکن ہے۔

احادیث مبارکہ کی روشنی میں:

آقا و مولا نبیِ رحمت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک ہے۔

"ان فی الجسد مضغة اذا صلحت صلح الجسد كله واذا فسدت فسد الجسد كله الا وهی القلب"۔(14)

بے شک جسم میں ایک عضو ایسا ہے کہ جب تک وہ صحت مند رہے سارا جسم صحت مند رہتا ہے اگر وہ عضو بیمار پڑ جائے تو سارا جسم بیمار پڑ جاتا ہے۔ یاد رکھو وہ دل ہے۔

---

[12] القرآن:33:50

Al Qur'an 33:50

[13] القرآن:9:91

Al Qur'an 9:91

[14] محمد بن اسماعیل بخاری، الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الایمان، 1-13، مصر مطبع مصطفی البابی 1355ھ

Muhammad Bin Ismael Bukhari, Al-Sahīh lil Bukhāri, Kitab al-'Īmān, 1-13, Misr Matba Mustafa ul Babi 1355 Hijri

یہاں رسولِ انور علیہ الصلوۃ والتسلیم نے ظاہری جسمانی بیماری کی نہیں بلکہ حقیقی خرابی کی نشاندہی فرمائی کہ اگر دل درست سمت میں رہے تو تمام جسمانی اعضاء، آنکھیں، کان، ہاتھ، پاؤں تمام اعضاء درست کام کرتے ہیں اور اگر یہ دل فساد کا شکار ہو جائے تو اعضاء سے سرزد ہونے والے تمام اعمال شر کے ہوتے ہیں۔

ایمان اقرار باللسان و تصدیق بالقلب ایمانیات کا زبان سے اقرار اور دل کی تصدیق ایمان والا بناتی ہے۔ اگر دل تصدیق نہ کرے تو ایسا شخص منافق کہلاتا ہے۔ مومن نہیں نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

"منافق کی مثال اس بکری کی طرح ہے جو دو ریوڑوں میں چل رہی ہو کبھی وہ ادھر جاتی اور کبھی ادھر وہ نہیں سمجھ پاتی کہ کس ریوڑ کے ساتھ چلے"۔(15)

ایک مرتبہ دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کی نیت پر آقا و مولا رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"من كانت الاخرة نيته جمع الله له امره وجعل غناه فى قلبه واتته الدنيا وهى راغمة"(16)

جس کا مقصود آخرت ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے معاملات کو ٹھیک کر دے گا اس کے دل کو بے نیازی عطا کرے گا اور دنیا اس کے پاس ناک رگڑتی ہوئی آئے گی۔

دل کے ارادے کو نیت کہتے ہیں انسان کچھ بھی عمل کرنے لگے اس عمل کا محرک وہ سوچ وہ ارادہ ہے جو اس کا دل کرتا ہے اور اس ارادے کو ہم نیت کہتے ہیں۔ بدنیتی عمل کو برکت سے محروم کر دیتی ہے اور اچھی نیت عمل کو حسن و نور عطا کرتی ہے۔ دل کے اس ارادے کی اہمیت کو نبیِ پاک ﷺ کے اس فرمان مبارک میں دیکھتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"انما الاعمال بالنيات"۔ [17] اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔

معاشرتی امور کے تمام معاملات جو اخلاقیات سے متعلق ہیں انھیں نیت ہی خوبصورت یا بدصورت بناتی ہے۔ اسی لئے کہ اسلام کے ضابطہ اخلاق کی اساس اصلاحِ قلب پر ہے۔

---

[15] محمد بن مسلم، الجامع الصحیح للمسلم 2783، سنن نسائی 594/5052، مسند احمد 32/2
Muhammad Bin Muslim, Al-Sahīh lil Muslim 2783, Sunan Nisai 594/5052, Masmand Ahmed 32/2ماجہ4105/979

16 سنن ابن ماجہ، ص903، لاہور، کنز الایمان پبلی کیشنز 1441ھ
Sunan Ibn al-Mājah 979/4105, Page 903, Lahore, Kanzu ul Emaan Publications 1441 Hijri

[17] الصحیح للبخاری: حدیث نمبر 1۔
Muhammad Bin Ismael Bukhari, Al-Sahīh lil Bukhāri :Hadith No. 1

نبی کریم ﷺ بکثرت یہ دعامانگا کرتے تھے۔

"یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک"۔ (18)

اے دلوں کو پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر جمادے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہانے پوچھا اے اللہ کے رسول ﷺ آپ یہ دعا کیوں پڑھتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے ام سلمہ کوئی بھی شخص ایسا نہیں ہے جس کا دل اللہ کی انگلیوں میں سے اس کی دو انگلیوں کے درمیان نہ ہو تو اللہ جسے چاہتا ہے دین پر قائم و ثابت قدم رکھتا ہے اور جسے چاہتا ہے اس کے دل کو ٹیڑھا کر دیتا ہے۔

اسلام کا ضابطہ اخلاق اور اصلاحِ قلب:

لفظ "اخلاق"، "خلق" سے ہے۔ عادات و اخلاق اور اعمال و افعال جو معاشرتی نظام میں میل جول اور خوشی غمی کے مواقع پر کئے جاتے ہیں۔ ان سے انسانی شخصیت کی عکاسی ہوتی ہے۔ اخلاق ان عادات و اعمال کو کہتے ہیں جو بنا سوچے سمجھے انسان سے سرزد ہوتے چلے جاتے ہیں۔ ایک جھوٹا شخص جھوٹ بولتا چلا جائے گا۔ اِسی طرح ایمانداری خلق بن جائے تو ایسا شخص ہر حال میں ایمانداری سے کام لیتا رہے گا ان سب کا تعلق دل کی کیفیت و حالت سے ہے۔

اخلاق حسنہ:

اسلامی تعلیمات میں جن چیزوں پر زور دیا گیا ہے وہ ہیں 'صدق'، 'ایمانداری'، سخاوت'، شجاعت'، 'حیا'، 'وفا'، عزت و اکرام'، 'صبر'، 'شکر'، 'ہمدردی'، غم خواری'، اسی طرح حقوق العباد میں والدین، اہل و عیال، رشتہ دار، پڑوسی، دوست احباب، ہر مسلمان، ہر انسان، جملہ مخلوقات اور جانوروں پر بھی رحم و شفقت کی تاکید ملتی ہے۔ اور ان سب کا گہرا تعلق قلب کے ارادے قلب کی کیفیت و حالت اور نیت میں حسن و اخلاص سے ہے۔ یہ کام کرتے ہوئے بھی اللہ کی بارگاہ میں قبولیت کے درجے کو اسی وقت پاسکتے ہیں جب اصلاحِ قلب کے بعد ان میں اخلاص کا نور ہو۔ صبر کی کی تاکید کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"وَاللَّهُ يُحِبُّ الصَّابِرِينَ" (19) اللہ صبر کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔

---

18 سنن ترمذی 1437/3522، ص 433، لاہور، کنز الایمان پبلی کیشنز 1441ھ

Sunan Tirmazi 1437/3522, Page 433, Lahore, Kanz ul Emaan Publications 1441 Hijri

19 القرآن: 146:3

Al Qur'an 3:146

"جو شخص اس بات کا خواہاں ہو کہ عذاب سے بچ جائے، ثواب اور رحمت اُسے حاصل ہو جائے اور وہ جنتی ہو جائے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو دنیا کی خواہشات سے بچائے اور دنیا کے رنج و مصائب پر صبر کرے"۔(20)

اب ایک شخص کسی کے ظلم پر صبر کر رہا ہے۔ ظاہراً خاموش ہے۔ تو کیا وہ ان انعامات و نوازشات کا حقدار ہو جائے گا جو صبر کے نتیجے میں ملتے ہیں۔ ہم نہیں جانتے کہ بظاہر خاموش رہنے اور صبر کے گھونٹ پینے والے کے اندر کیا سوچ کیا خیالات پنپ رہے ہیں، ہو سکتا ہے کہ وہ مجبوری و بے بسی میں خاموش ہے مگر اس کے اندر نفرت اور انتقام کی آگ بھڑک رہی ہے اور جونہی اس کو موقع ملے گا وہ اپنے اوپر کئے گئے ظلم سے کئی گنا بڑھ کر ظلم و استحصال کا بازار گرم کر دے گا۔

"حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دنیاوی خواہشات سے پاک دل جس میں معرفت کا چراغ روشن ہے یہ مومن کا دل ہے"۔(21)

اِسی طرح سخاوت و مہمان نوازی کی بڑی فضیلت بیان ہوئی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مہمان نوازی کا ذکر قرآن پاک میں آتا ہے۔ آپ کا معمول تھا کہ اگر کھانے پر ساتھ کوئی مہمان نہیں تو آپ ایک دو کلو میٹر تک مہمان کی تلاش کے لئے نکل جایا کرتے تھے۔ قرآن مجید میں آتا ہے:

"هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ الْمُكْرَمِينَ"۔(22)

ان کی مہمان نوازی، ان کا بھنا ہوا موٹا بچھڑا مہمانوں کو پیش کرنا، آنے والوں کی دل سے ضیافت کرنا اللہ کو بہت پسند ہے۔

اس طرح ایک شخص کسی کی مالی مدد کر رہا ہے۔ اس کی دعوت کر رہا ہے۔ ظاہراً ایک اچھا عمل ہے کہ اس پر احسان کر رہا ہے مگر ہو سکتا ہے باطناً اس کو تنگ دستی کے اس حال تک پہنچانے والا وہ خود ہے۔ ایسا منافق جس نے اُسے نقصان

---

[20] محمد الغزالی ابو حامد، مکاشفۃ القلوب، مترجم محمد الیاس عادل، لاہور، مشتاق بک کارنر

Muhammad Alghazali Abu Hamid, Makāshfat ul Qulūb, Matarjim Muhammad Ilyas Adil, Lahore, Mushtaq Book Corner

21 علی ہجویری داتا گنج بخش، کشف المحجوب، ص79، لاہور، ضیاء القرآن پبلی کیشنز

Ali Hajvairi Data Ganj Bakhsh, Kashaf al-Mahjūb, Page 79, Lahore, Zia ul Quran Publications

[22] القرآن: 165:2

Al Qur'an 2:165

پہنچایا اس کا مال ناحق کھایا اور اب چاہتا ہے کہ اس کا سر اس کم ظرف شخص کے آگے جھکا رہے اور اس کی انائے فرعونیت کی تسکین ہوتی رہے ایسے دل والے شخص کی سخاوت یا ضیافت کبھی اللہ کی بارگاہ میں قابلِ قبول ہو سکتی ہے؟ وہ تو علیم بذات الصدور ہے۔ جب تک قلب کی اصلاح نہ ہو گی اور اخلاص نہ ہو گا تو نیکی نیکی نہیں ہو سکتی۔

اصلاحِ قلب روحانی نظام کی غایت و مقصود ہے:

روحانی نظام میں سب سے زیادہ زور اصلاحِ قلب پر دیا جاتا ہے اور ذکر الٰہی کی محافل کے ذریعے دل پر ضرب لگائی جاتی ہے تا کہ قلبی بیماریوں، قلبی نفاق، اور کثافتیں دور ہو جائیں۔ داتا صاحب فرماتے ہیں:

"الفقر خلو القلب عن الاشکال"۔ (23)

یعنی فقر دل کو ہر خواہش سے خالی کرنے کا نام ہے۔

محبت الٰہی اور عشقِ رسول ﷺ کا مرکز قلب ہے:

ایمان کی بنیاد محبت الٰہی اور محبتِ رسول ﷺ پر ہے۔ اللہ رب العزت نے ایمان والوں کی محبت کا ذکر فرمایا:

"والذین آمنوا أشدُّ حبًّا للّٰہ" (24)

ایمان والے اللہ سے شدید محبت کرتے ہیں:

اسی طرح رب کریم نے ایک جگہ "یُحِبُّهُمْ وَیُحِبُّونَهُ" فرما کر اپنی اور اپنے بندے کی محبت کا ذکر فرمایا، محبت ہاتھ اور پاؤں سے نہیں 'دل' سے کی جاتی ہے۔ محبت کا چشمہ قلب سے پھوٹتا ہے اور اعضائے جسمانی اعمال و افعال سے اس کا اظہار ہوتا ہے۔

تقویٰ کا منبع 'قلب انسانی' ہے:

اللہ پاک نے ارشاد فرمایا:

"یا أیُّها الذین آمنوا اتَّقوا اللّٰہَ حقَّ تُقاتِه"۔ (25)

---

[23] القرآن: 102:3
Al Qur'an 3:102

[24] مکاشفۃ القلوب،
Makāshfat ul Qulūb

[25] القرآن: 24:51
Al Qur'an 51:24

اے ایمان والو! اللہ کے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے۔

تقوٰی کا تعلق خوفِ خدا سے ہے۔ خشیتِ الٰہی اور خوفِ خدا وہ محرک ہے جو انسان کے ظاہر و باطن، خلوت و جلوت اور گفتار و کردار کو درست سمت میں رکھتا ہے۔ اور خشیت کا تعلق قلب سے ہے۔

آپ ﷺ نے تقوٰی کے بارے میں بتاتے ہوئے اپنے سینہ مبارک (دل) کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا:

"تقوٰی ھٰھُنا" یعنی تقوٰی یہاں ہے گویا تقوٰی کا منبع مومن کا قلب ہے۔ وہ درست ہے تو سب درست ہے۔

عبادات میں اصلاحِ قلب کی ضرورت:

عبادات میں نماز کی بہت اہمیت ہے۔ ایک مسلمان پر پانچ نمازیں فرض قرار دی گئی ہیں۔ قرآنِ مجید میں سات سو بار نماز کا ذکر آیا۔ متقی لوگوں کی نشانی بیان ہوئی کہ وہ دولت ایمان سے مالا مال ہونے کے بعد نماز قائم کرتے ہیں۔ جیسے کہ ارشاد فرمایا گیا:

"الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ"۔ (26)

جو غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز کو قائم رکھتے ہیں۔

یہ انبیاء کی بھی دعا رہی ہے کہ:

"رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِن ذُرِّيَّتِي"۔ (27)

اے میرے رب! مجھے اور میری اولاد کو نماز قائم کرنے والا بنا۔

اہل ایمان کے لئے نماز اللہ کی بندگی کی علامت ہے۔ اسی وجہ سے ایک جگہ قرآن پاک میں آتا ہے کہ:

"فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ"۔(28)

پس خرابی ہے ان نمازیوں کے لئے جو اپنی نمازیں بھلا بیٹھے ہیں۔

یہاں ان نمازیوں کا ذکر آیا جو نمازوں کو بھلا بیٹھے ہیں۔ 'نمازی' ہونے کا مطلب ہے نماز کے ظاہری ارکان پابندی سے ادا کر رہے ہیں مگر یہ فقط اٹھنے بیٹھنے کی ورزش ہے۔ نماز قبول نہیں ہو رہی۔ کیونکہ نماز پڑھنے کے باوجود باطناً و قلباً وہ

---

[26] القرآن:40:14

Al Qur'an14:40

[27] القرآن:107:5،4

Al Qur'an 107:4, 5

[28] القرآن:2:3

Al Qur'an 2:3

اللہ کے احکامات کی روح، ان عبادات کے جوہر سے منہ موڑے ہوئے ہیں۔ نماز، روزہ، زکوۃ وحج، ان سب کی ادائیگی میں اگر روحِ عبادت، جوہر بندگی، پاکیزگیءِ دل، اور نورِ قلب شامل نہ ہو تو عبادات بھی رد ہو جاتی ہیں۔ اور آج ہمارا یہی حال ہے کہ اصلاحِ قلب پر توجہ نہیں دے رہے۔ عثمان علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ المعروف داتا صاحب لکھتے ہیں:

'فساد القلوب علی حسب فساد الزمان واهله'

دلوں کا فساد دنیا اور اہل دنیا کے فساد کے مطابق ہوتا ہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ مزید فرماتے ہیں:

"العلم حیاة القلب" علم دل کی حیات ہے۔

اس سے مراد ہے کہ حقیقی علم و آگہی اور معرفت دلوں کی اصلاح کرتی ہے۔

قلب کی اقسام:

قرآن مجید میں قلب کی تیرہ اقسام بیان ہوئی ہیں۔

پہلے ان لوگوں کے قلب جو اللہ کے ناپسندیدہ ہوئے۔ اور جنھوں نے اپنے قلوب کی طہارت و اصلاح نہ کی۔

1- بیمار دل سورۃ الاحزاب آیت نمبر 3،

حرص و ہوس کا شکار، لالچی لوگ جو اپنی ہی نہیں اپنے ساتھ کے لوگوں کی زندگی بھی برباد کرتے ہیں۔ شک کا شکار ہوتے ہیں اور ان کا دل دنیا کی خواہشوں سے بھرا ہوتا ہے۔ ان کا دل قلبِ مریض ہے۔

2- نابینا دل سورۃ الحج آیت نمبر 46

اس آیت مبارکہ میں بے حسی، اندھے اور بہرے ہو جانے والے لوگوں کا ذکر ہے اور حکم ہے کہ ان کی تمہاری تبلیغ بھی فائدہ نہ دے گی۔ ان کے پاس سے گذر جاؤ۔ ان کا دل قلبِ الاعمٰی ہے۔

3- غافل دل سورۃ الانبیاء آیت نمبر 3

اس میں غفلت کا شکار لوگوں کے دل کی حالت بیان ہوئی ہے۔ جو اپنے انجام سے بے خبر دنیا کو سب کچھ سمجھ بیٹھے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کا دل قلب الاھی ہے۔

4- آثم دل سورۃ البقرۃ آیت نمبر 283

جھوٹ بولنے والے، گواہی چھپانے والے، وہ لوگ جو ذرا سی منفعت کی خاطر حق کو چھپا جاتے ہیں اور معاشرے کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ ان کا دل قلب آثم ہے۔

5-متکبر دل سورۃالمومن آیت نمبر35

مغرور اور اترانے والے وہ لوگ جو اپنی نیکی پر بھی اتراتے ہیں۔ ان کے اندر فرعونیت ہوتی ہے۔ ان کی ظاہری دینداری اللہ کو پسند نہیں آتی ان کے دل قلبِ متکبر ہوتے ہیں۔ ہمیں سوچنا ہے کہیں ہمارے دل کا شمار بھی ان میں سے تو نہیں ہوتا۔

اللہ کے پسندیدہ محبوب بندوں کے دل یوں بیان ہوئے:

1- قلبِ منیب سورۃق آیت33

وہ بندہ جو رجوع کرنے والا، اطاعت کرنے والا، توبہ کرنے والا ہے۔ امن کا دل قلب منیب ہوتا ہے۔

2- قلبِ محبت سورۃ الحج آیت54

پیار کرنے والا، عاجزی وانکساری والا، پر سکون دل والا قلبِ محبت رکھتا ہے۔

3- قلبِ سلیم

انبیاء صالحین کا دل قلب سلیم ہوتا ہے۔

4- قلب وجل سورۃالمومنون آیت60

وہ لوگ جو اپنی نیکی، عبادت کو ہمیشہ کم سمجھتے ہیں اور ڈرتے ہیں کہ معلوم نہیں نیکی قبول ہوتی یا نہیں۔ ان کی دل قلب وجل ہیں۔

5- قلب تقی سورۃ الحج آیت32

یہ شعائر اللہ کی تعظیم و احترام کرنے والے لوگوں کے دل کی کیفیت ہے۔ یہ روزہ داروں کے سامنے کھانے سے بچتے ہیں، فقط ان کے روزے کے احترام کی خاطر۔ ان کا دل قلبِ تقی ہے۔

6- قلبِ مہدی سورۃالتغابن آیت11

تسلیم و رضا کا پیکر بننے کی کوشش کرنے والے، جو اپنے رب کے شکر گذار رہتے ہیں۔ جو برائی سے نکل کر نیکی کی طرف آجاتے ہیں۔ ان کا دل قلبِ مہدی کہلاتا ہے۔

7- قلبِ مطمئن سورۃالرعد آیت28

یہ ذکر واذکار اور تسبیحات میں مصروف رہ کر ہر وقت اللہ کی یاد کرنے والے ہیں۔ ان کا دل قلب مطمئن کہلاتا ہے۔

8- قلبِ حیٔ سورۃق آیت37

یہ ظلم سے توبہ کرنے والے۔ نافرمان لوگوں پر عذاب پڑھ کر ڈرتے ہیں۔ ان کا دل قلبِ حیّ کہلاتا ہے۔

روحانی نظام میں اصلاحِ قلب کے مختلف طریقے بیان کئے گئے ہیں۔

1-ذکر واذکار: ذکر، وظائف، تسبیحات کی کثرت، ذکر جہری کی محفلیں اور ذکر خفی پر زور قلب کی صفائی کرتا ہے۔

2-عبادت وریاضت: کثرتِ عبادت، نوافل، تہجد کے ذریعے حب دنیا کی جگہ محبتِ حقیقی کا پودا لگایا جاتا ہے۔

3- قلتِ طعام، قلتِ کلام اور قلت منام صوفیاء کا خاص اصول ہے۔ کہ کم کھانا، کم سونا، اور خاموشی قلب میں نور پیدا کرتے ہیں۔ اس لئے ان سے پرہیز کیا جاتا ہے۔

4-روزوں کی کثرت: روزہ بھی تزکیہء نفس اور ضبطِ نفس میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس لئے روحانی نظام میں نفلی روزوں کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے۔

5- خدمتِ خلق: مخلوقِ خدا کی خدمت اور ان کا خیال رکھنے پر زور دیا جاتا ہے۔ تاکہ عجز وانکساری کے ساتھ ساتھ ہمدردی اور غم خواری کا جذبہ پروان چڑھے۔

6- خانقاہ پر آنے والوں کی خدمت: مریدین کو تاکید کی جاتی ہے کہ آنے والے زائرین کی دل و جان سے خدمت کریں اور خود کو ان کا خادم سمجھے۔ خانقاہ کی صفائی ستھرائی، کھانا پکانا، برتن دھونا، اور دیگر امور کرنے سے انسان کا تکبر اور انا کا بت اور فرعونیت کا بت پاش پاش ہو جاتا ہے اور قلب کا آئینہ مصفا ہو کر چمکنے لگتا ہے۔

گویا اصلاحِ قلب اسلام کے ضابطہ اخلاق کی اساس ہے اور روحانی نظام کی غایت و مقصود بھی صفائے قلب، تصفیہء قلب وباطن ہے۔

صوفیاء قلب کو نورانی جوہر قرار دیتے ہیں جو انوار تجلیات کا محور بھی ہے، اور خود نور بھی ہے۔

سر دلبراں میں شاہ محمد ذوقی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: حق تعالیٰ نے آیت نور یعنی:

" اللہ نور السموت والارض"

میں جسم کو مشکوۃ کے ساتھ، قلب کو زجاجۃ کہ ساتھ، روح کو مصباح کے ساتھ، اور نفس کو شجرۃ کے ساتھ تشبیہ دی ہے۔ بندے کا قلب اللہ کا عرش ہے جس میں حق تعالیٰ بالذات ظاہر ہوتا ہے۔ رحمن اس پر مستوی ہے، وہ اسرار الٰہیہ کا مرکز اور تمام اعیان و مخلوقات کے دوائر کا احاطہ کرنے والا ہے[29]۔

---

[29] محمد ذوقی شاہ سید، سر دلبراں، کراچی، محل ذوقیہ، نارتھ کراچی ۱۴۲۲ھ، ص:280۔

1.)Muhammad Zoqi Shah Syed , Sirray Dil Baraar , Karachi. Mehfil-e-Zoqiya North Karachi 1442 Hijri page 280.

انسانی قلب ہی ہے جو معرفت الہیہ اور کشف والہامات کو وصول کرتا ہے، انسانی عقل اپنی حدود و قیود میں کام کرتی ہے مگر قلب کو اللہ نے قوتِ ذاتیہ سے وسعت وکشادگی بے حد وحساب عطاء فرمائی ہے، احیاء العلوم میں امام غزالی فرماتے ہیں: قلب کے دو لشکر ہیں ایک وہ جو ظاہری آنکھ سے محسوس ہوتا ہے، اور ایک وہ جو عقل کی آنکھ سے سوجھتا ہے اور وہ دونوں قلب کے لیے عنزلہ خادم اور مددگار کے ہیں۔

آپ مزید لکھتے ہیں کہ اعضاء اور حواس کا مطیع ہونا قلب کے لیے من وجہ ایسا ہے جیسا فرشتے اللہ کے لیے مطیع ہیں؛ چونکہ قلب کو ضرورت سواری اور زادراہ کی اس سفر کے لیے ہوتی ہے، جس کے لیے پیدا ہوتا ہے یعنی سفر معرفت الہی۔[30]

انسان گناہوں کی دلدل میں دھنس کر اپنے دل کو زنگ آلود کر دیتا ہے تو ادراکِ حق سے محروم ہو جاتا ہے، دنیا کو سب کچھ سمجھ بیٹھتا ہے اور خالق ومالک سے منہ موڑ کر ہمیشہ کی ذلت ورسوائی کو گلہ کا طوق بنالیتا ہے، اس لیے اسلام میں قلب کی پاکیزگی وطہارت اور اصلاح قلب پر بہت زور دیا گیا ہے؛ کیونکہ آنکھ کا کام دیکھنا ہے اور اگر وہ صحیح دیکھ نہ سکے تو بیمار ہے اسی طرح قلب کا کام محبت اور معرفتِ الہی، عبادت الہی میں یکسوئی ہے اگر وہ یہ کام نہیں کر رہا ہے تو قلب بیمار ہے جس کے علاج اور اصلاح کی ضرورت ہے۔

خلاصہ بحث:

1-انسان کے اخلاق وکردار میں باطناً دل کی بڑی اہمیت ہے۔اگر قلب روحانی بیماریوں کا شکار ہو، بدنیتی ہو یا اخلاص سے محرومی ہو تو رزائل اخلاق سامنے آتے ہیں اخلاقِ حسنہ نہیں۔

2-ضابطہ اخلاق کے ساتھ ساتھ عبادات کے لئے بھی حسنِ نیت ضروری ہے جس کا سرچشمہ صفائے قلب ہے۔اگر ایسا نہ ہو تو نماز وروزہ بھی اللہ کی بارگاہ میں شرفِ قبولیت نہیں پاتے۔

3-روحانی نظام میں اللہ پاک اپنے انوار وتجلیات قلبِ انسانی پر نازل کرتا ہے اور وہ قلب ہی جذب کر سکتا ہے۔ صفاتِ الہیہ کا رنگ انسانی شخصیت پر اس کے اعمال میں حسن لاتا ہے، اس سے معلوم ہوا کہ اسلامی طرز عمل کا جوہر اور روحانی نظام کی غایت اصلاحِ قلب ہی ہے۔

[30] امام غزالی احیاء العلوم۔مترجم محمد احسن نانوتوی، جلد سوم، لاہور، مکتبہ رحمانیہ، ص12۔

2.) Imam Ghazali "Ahya-ul-uloom" Translator Muhammad Ahsan Nanotvi , Volume 3 , Lahore , Publisher Maktaba e Rahmania Page 12

سفارشات

1- تعلیمی اداروں، خصوصی طور پر سکول، کالجز اور یونیورسٹیز میں جہاں سائنس و ٹیکنالوجی کے علاوہ قرآن و حدیث اور فقہ و فلسفہ پڑھایا جاتا ہے وہاں صفائے قلب و اصلاحِ قلب کے موضوعات بھی پڑھائے جانے چاہیئے۔

2- اصلاحِ قلب کے لئے مراقبہ، احتساب اور ذکر جلی و خفی کرایا جائے۔

3- اسلام کے ضابطہ اخلاق کو گہرائی سے مطالعہ کرنا چاہیئے اور سمجھنا چاہیئے کہ صدق و صفا، امانت و سخاوت اور مجاہدہ و شجاعت کی تربیت کس قدر ضروری ہے۔ تاکہ ڈاکٹر ہو یا استاد، انجینئر ہو یا تاجر اور کسان ہو یا سیاستدان سب کے اخلاق و کردار اعلیٰ ہوں اور پورے معاشرے پر اسلام کا رنگ ہو۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License